بہار گلشن - اول

از

محمد برکت حافظ

1234

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غزل امیر

یہ تو مین کیونکر کہون تیرے خریدارون مین ہون
تو سراپا ناز ہے مین ناز بردارون مین ہون

جان پر صدمہ جگر مین درد دل کا حال زار
گھر کا گھر بیمار کس کس کے پرستارون مین ہون

وہ کرشمے شان رحمت نے دکھائے روز حشر
چیخ اوٹھا ہر بے گنہ مین بھی گنہگارون مین ہون

کسطرح فریاد کرتے ہین بتا دو قاعدہ
اے اسیران قفس مین نو گرفتارون مین ہون

چھیڑ دیکھو میری میت پر جو آئے یہ کہا
تم وفادارون مین ہو یا مین وفادارون مین ہون

بے گناہو نین چلا زاہد جو اوس کو ڈھونڈنے
مغفرت بولی ادہر آ مین گنہگارون مین ہون

خال کہتا ہے کہ کہا کر یار کا حسن ملیح
مین بھی اس سرکار کے ادنی نمک خوارون مین ہون

اونچے اونچے مجرمونکی ہوگی پرسش حشر مین
کون پوچھے گا مجھے مین کن گنہگارون مین ہون

پھول مین پھولونین ہون کانٹا ہو کانٹون مین ہون
یار ہین یارونمین ہون عیار عیارونمین ہون

غزل اکبر

ہے بہار باغ دنیا چند روز
دیکھ لو اس کا تماشا چند روز

اے مسافر کوچ کا سامان کر
اس سرا مین ہے بسیرا چند روز

دفن کرکے قبر مین بولی قضا / اب یہان تم سوتے رہنا چند روز
ہے زمین ایک موج دریا کوئی دن / آسمان ہے بلبلا سا چند روز
ہے نمایش اس جہان کی اسطرح / جیسے نوچندی کا میلا چند روز
غافلو یاد الہی چاہیئے / ہے بکھیڑا زندگی کا چند روز
کیون ستاتے ہو کسی بے جرم کو / ظالمو ہے یہ زمانہ چند روز
کے رہا کچھ روز یہان جم کوئی دن / کچھ دنون شداد و کسرا چند روز
پوچھا لقمان سے جیا تو کتنے دن / دست حسرت ملکے بولا چند روز
پھر کہان اکبر کہان تم دوستو / ساتھ ہے اسکا تمہارا چند روز

غزل اکبر

کہان لیجاؤن دل دونون جہان مین اسکی مشکل ہے / یہان پریونکا مجمع ہے وہان حورونکی محفل ہے
چلا آتا ہے تنتا کیا سجیلا میرا قاتل ہے / دہن پان خوردہ آنکھین سرمگین رخسار پر تل ہے
الہی کیسی کیسی صورتین تو نے بنائی ہین / ہر اک صورت کلیجے سے لگا لینے کے قابل ہے
ہزارون دل مسل کر پاؤن سے جھنجھلا کے فرمایا / لو پہچانو تمہارا ان دلونمین کونسا دل ہے
مری تربت پہ ایک ٹھوکر لگائی اور یہ فرمایا / قیامت آگئی اٹھ سونیوالے کیسا غافل ہے
میرا دل لیکے شیشہ کیطرح پتھر پہ دی پٹکا / مین کہتا رہ گیا ظالم میرا دل ہے میرا دل ہے
ہلال چرخ سے کہتی ہے تنکر ابروے جانان / ہٹا دو روبرو سے یہ ہمارے کیون مقابل ہے
اگر ڈرتے ہی ڈرتے نکلا نام دل کبھی مونہہ سے / تو بولے کھینچکر تلوار پھر تو کہہ میرا دل ہے
سوال بوسہ پر کیون جھڑکیان دیتے ہو اکبر کو / فلا تنہر کلام اللہ مین از بہر سائل ہے

غزل داغ

جب کہا اور بھی دنیا میں حسین اچھے ہیں
کیا ہی جھنجھلا کے وہ بولے کہ ہمیں اچھے ہیں

نہ اوٹھا خواب عدم سے ہمیں ہنگامۂ حشر
کہ پڑے چین سے ہم زیر زمین اچھے ہیں

کس بھروسے پہ کریں تجھسے وفا کی امید
کون سے ڈھنگ تیرے جان حزین اچھے ہیں

خاک میں آہ ملا کر ہمیں کیا پوچھتے ہو
خیر جس طور ہیں ہم خاک نشین اچھے ہیں

ہم کو کوچہ سے تمہارے نہ اوٹھائے اللہ
صدقے بس خلد کے کچھ ہم تو ہمیں اچھے ہیں

نہ ملا خاک میں تو ورنہ پشیمان ہو گا
ظلم سہنے کو ہم اے چرخ بریں اچھے ہیں

دل میں کیا خاک جگہ دون ترے ارمانوں کو
کہ مکان ہے یہ خراب اور مکین اچھے ہیں

مجھکو کہتے ہیں رقیبوں کی برائی سنکر
وہ نہیں تمسے برے بلکہ کہیں اچھے ہیں

بت وہ کافر ہیں کہ اے داغ خدا والے بچائے
کون کہتا ہے یہ غارت گر دین اچھے ہیں

غزل ہوش

جو سمجھوں آنکھ کا تارا تو وہ نامہربان کیوں ہو
زمین مسکن اوسکی سیر سے حق میں آسمان کیوں ہو

اٹھ بیٹھے جو اپنے ضبط کا کچھ بھی زمانے میں
تو کیوں مرغ سحر بولے شب وصلت اذان کیوں ہو

وہ بلبل ہوں کہ رہ سکتا ہوں برگ گل کے سایہ میں
گلستان جہان میں مجکو فکر آشیان کیوں ہو

یہ آفت ہے کہ دلسے بھی نہیں کرسکتے ہم باتیں
پرایا ہو چکا ہو جو وہ اپنا رازدان کیوں ہو

جو ظالم ہیں وہی تو پھولتے پھلتے ہیں دنیا میں
چمن جوہر کا تیری تیغ میں صرف خزان کیوں ہو

دم فرقت وہ دلمیں ہے نہ پکڑیگا یہ گھر ہرگز
مکین جو دل کا ہو موجود ویران وہ مکان کیوں ہو

کسی نازک بدن کا کیا تصور دلمیں بیٹھا ہے
کہو تو ہوش ان روزوں تم اتنے ناتوان کیوں ہو

غزل تسلیم لکھنوی مدظلہ

آئے نہ وعدہ پر اگر اے یار کیا ہوا
مرجانے کے سوا مجھے دشوار کیا ہوا

ماتم رہا لحد پہ کہ بزم طرب رہی
مجھکو خبر نہین پسِ دیوار کیا ہوا

یوسف کا تھا مقابلہ اوس مہ جبین سے آج
کیا جانئے کہ پھر سرِ بازار کیا ہوا

کیون گھورتی ہے عارضِ گل کو گھڑی گھڑی
نرگس تجھے بھی عشق کا آزار کیا ہوا

صد شکر بعدِ مرگ وہ کہتے ہین غیر سے
در پر مرے پڑا تھا وہ بیمار کیا ہوا

شانِ خدا جو دیکھی حسنِ بتان مین شیخ
اتنی سی بات مین ہین گنہگار کیا ہوا

پہلو سے وہ سرک گئے ہین پڑ رہا الگ
کس سے کہون کہ باعث انکار کیا ہوا

سب حسرتین نکل گئین سینے سے پاکے راہ
تیرِ ستم جگر سے مرے پار کیا ہوا

تسلیم آشیانون مین کیون چھپے ہین آج
آزاد کوئی مرغ گرفتار کیا ہوا

غزل عزیز بریلوی

مرے گھر غیر کے ہمراہ کرم کرتے ہین
آپ تو لطف کے پردہ مین ستم کرتے ہین

مرے پیغام سے کٹتی ہے زبان قاصد
نامہ لیجائے تو وہ ہاتھ قلم کرتے ہین

نور و ظلمت کو وہ دانتون مین لگا کر مسی
صورتِ مردمکِ دیدہ بہم کرتے ہین

مجھ ستم کش نے کیا خوگرِ ظلم اب اون کو
حال پر غیر کے بھی رحم وہ کم کرتے ہین

جادۂ راہ خیالِ کمرِ جانان ہے
عالمِ فکر مین ہم سیر عدم کرتے ہین

عوضِ نائے قلم خامۂ مو ہے درکار
ہم کمر کے تیرے اوصاف رقم کرتے ہین

تا سحر کاٹ لیا کوہِ شبِ فرقت کو
نہو فرہاد سے جو کام وہ ہم کرتے ہین

کل تجھے بھی سفرِ راہ فنا ہے غافل
یا تراب آج تجھے نقشِ قدم کرتے ہین

باندھنا چشم کا مضمون ہی دشوار عزیز
یہ غزال آتے نہین دام مین رم کرتے ہین

غزل غالب

یہ نہ تھی ہماری قسمت جو وصال یار ہوتا — اگر اور جیتے رہتے وہی انتظار ہوتا

ترے وعدہ پر جیے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا — کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا

تری نازکی سے جانا کہ بندھا تھا عہد بودا — کبھی تو نہ توڑ سکتا اگر اُسوار ہوتا

کوئی میرے دل سے پوچھے ترے تیر نیمکش کو — یہ خلش کہان سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

یہ کہانکی دوستی ہے کہ بنے ہین دوست ناصح — کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غمگسار ہوتا

رگ سنگ سے ٹپکتا وہ لہو کہ پھر نہ تھمتا — جسے غم سمجھ رہے ہو یہ اگر شرار ہوتا

غم اگرچہ جان گسل ہے پہ کہان بچین کہ دل ہے — غم عشق گر نہ ہوتا غم روزگار ہوتا

ہوئے مرکے ہم جو رسوا ہوئے کیون نہ غرق دریا — نہ کبھی جنازہ اوٹھتا نہ کہین مزار ہوتا

کہون کس سے مین کہ کیا ہے شب غم بری بلا ہے — مجھے کیا برا تھا مرنا اگر ایک بار ہوتا

اوسے کون دیکھ سکتا کہ یگانہ ہے وہ یکتا — جو دوئی کی بو بھی ہوتی تو کہین دوچار ہوتا

یہ مسائل تصوف یہ ترا بیان غالب — تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا

غزل محفوظ

کبھی تمنے خنجر لگایا تو ہوتا — ہمین جان جان آزمایا تو ہوتا

مجھی کو ہمیشہ ستاتے ہو پیارے — کبھی غیر کا دل دکھایا تو ہوتا

تمہین بھی تو معلوم ہوتی حقیقت — ذرا اور سے دل لگایا تو ہوتا

نہ تھی ایسی قسمت کہ تم آپ آتے — کبھی پاس اپنے بلایا تو ہوتا

نکلتے ہین ہر روز غیرون کے ارمان — کوئی میرا مطلب بر آیا تو ہوتا

جدائی مین محفوظ اب جان بلب ہے — خبر اوس کی لینے کو آیا تو ہوتا

غزل مہر

آج یہ جوبن گیا یا کل گیا — اے مہ خورشید رو دن ڈھل گیا
بوسۂ لب کے عوض آنکھیں لڑیں — رُک رہا اعجاز جادو چل گیا
تو نے اُس سے کیں جو ٹھنڈی گرمیاں — آفتاب ای ماہِ تابان جل گیا
لُٹ گئے ایسے کہ سیدھے ہو گئے — اب کہاں اِن گیسوؤں کا بل گیا
اچھا بہکا میکدہ سے مدرسہ — ہیں بغل میں وا بگر بوتل گیا
لگئے وہ مرنیکا یہ ثمرہ ملا — نخل ماتم آخر آخر پھل گیا

غزل شاد

آتا نہیں ہے شب کو وہ دلبر کئی دن سے — گھر آتا نہیں وہ میرے دلبر کئی دن سے
دوری میں کسی ماہ کی یہ نیند اوڑی ہے — نیند آتی نہیں ہے سرِ بستر کئی دن سے
اغیار ونکا وان رہتا ہے جگر کئی دن سے — بیدار ہوں جوں دیدۂ اختر کئی دن سے
وہ قاتلِ سفاک آہی نہیں ملتا — ہم ہاتھوں پہ پھرتے ہیں لئے سر کئی دن سے
کیا ڈر ہے تمہیں غیر کا سمجھو تو مری جان — خالی ہے چلے آؤ میرا گھر کئی دن سے
ڈرتے ہیں کہیں پہلو سے نکل جائے نہ میرے — بیتاب ہے اپنا دلِ مضطر کئی دن سے
وہ تقوی خدا جانتے گیا شاد کا کس جا — میخانہ میں جاتے ہیں جو اکثر کئی دن سے

غزل تصویر

برچھی تری نگاہ کی پہلو میں کیا لگی — پہلو سے دل میں دل سے کلیجہ میں جا لگی
دامن پہ وہ رکھے نہ رکھے دلربا لگی — لیکن ہماری خاک ٹھکانے سے جا لگی
ہنسنے کہا عدو یہ تو عاشق ہے ہو گیا — ہنسکر کہا کہ آپ ہی کی بد دعا لگی
ہم دیکھنے بھی پائے نہ قاتل کو اک نظر — آنکھیں ذرا لگیں تھیں کہ تیغ قضا لگی

وہ بحرِ حسن اب بھی نہ آیا ہمین نظر — کشتی عمر اپنی کنارے سے پہ آلگی
اوس نے چھڑی اوٹھائی جو پہلو نکلی غیر پر — کیا رشک تھا کہ چوٹ میرے دلپہ آلگی
ہمسے تو وہ نہ وصل مین بولے نہ بات کی — چپ ایسی اونکو باعثِ شرم و حیا لگی
سنتے ہین اب کہ باغ جہان بے ثبات ہے — اپنی جو اس چمن مین طبیعت ذرا لگی
تصویر چھپ کے رات کو جاتے ہو کسکے گھر — کیا گلشن جہانکی تمہین بھی ہوا لگی

غزل داغ

تدبیر سے قسمت کی برائی نہین جاتی — بگڑی ہوئی تقدیر بنائی نہین جاتی
دل لیکے وہ اب جان طلب کرتے ہین مجھسے — یہ ایسی دھری ہے کہ اوٹھائی نہین جاتی
مے پی تو سہی توبہ بھی ہو جائے گی زاہد — کمبخت قیامت ابھی آئی نہین جاتی
آنسو نہ پیئے جائین گے اے ناصح نادان — ہیرے کی کنی جان کے کھائی نہین جاتی
پیسا ہے یہانتک تری رفتار نے ظالم — آندھی ہے میری خاک اوڑائی نہین جاتی
دل میرا سراہو کہ نہ تیغ نہ اُف کی — اک پہانس کی تکلیف اوٹھائی نہین جاتی
گرتی ہے نشیمن پہ میری کوندکے بجلی — صیاد کے گھر آگ لگائی نہین جاتی
ہرچند ہے افشائے محبت مین خرابی — یارون سے مگر آنکھ چرائی نہین جاتی
لے دیکھے یہان دل مین ہے کیا ایک تمنا — وہ تا بزبان خوف سے لائی نہین جاتی
اللہ رے تنگی دہن و نازکی لب — وعدہ پہ قسم آپسے کھائی نہین جاتی
بندہ میرے ذبح پہ تکبیر تو پڑھ لو — اتنی بھی زبان تم سے ہلائی نہین جاتی
یارب کوئی آفت تھا محبت کا پتنگا — وہ آگ لگی ہے کہ بجھائی نہین جاتی
اے داغ کہا حالِ دل اوس دشمن جانسے — نادان تیرے دلکی صفائی نہین جاتی

غزل مومن

ٹھانی تھی دل مین اب نہ ملینگے کسی سے ہم
پر کیا کرین کہ ہو گئے ناچار جی سے ہم

ہنستے جو دیکھتے ہین کسی کو کسی سے ہم
منہ دیکھ دیکھ روتے ہین کس بیکسی سے ہم

مجھسے نہ بولو تم اسے کیا کہتے ہین بھلا
انصاف کیجئے پوچھتے ہین آپ ہی سے ہم

بیزار جان سے جو نہ ہوتے تو مانگتے
شاہد شکایتون پہ تیری مدعی سے ہم

اس کوچہ مین مرینگے مدد ای ہجوم عشق
آج اور روز کرتے ہین بے طاقتی سے ہم

صاحب نے کس غلام کو آزاد کر دیا
لو بندگی کہ چھوٹ گئے بندگی سے ہم

بے روئے مثل ابر نہ نکلا غبار دل
کہتے تھے اونکو برق تبسم ہنسی سے ہم

اِن ناتوانیون پہ بھی تھے خارِ راہِ غیر
کیون کر نکالے جاتے نہ اوسکی گلی سے ہم

لے نام آرزو کا تو دل کو نکال دے
مومن نہون جو ربط رکھین بدعتی سے ہم

غزل اشرف

غم نے کھلا دیا مجھے آزار کی طرح
مایوس زندگی سے ہون بیمار کی طرح

لیتے ہو دل جو مول تو بس گالیان نہ دو
سودا کرو چکاؤ خریدار کی طرح

اے دل بتا تو کون سا ہے عارضہ تجھے
ہر دم کراہتا ہے جو بیمار کی طرح

شب بھر ہم اون سے اپنی کہانی کہا کیے
جاگا کیے وہ طالع بیدار کی طرح

او بیوفا بلالے اب اشرف کو اپنے پاس
باہر کھڑا ہوا ہے گنہگار کی طرح

غزل ضامن

مرا دل لیکے ظالم نے دغا کی
دغا وہ کی کہ توبہ ہے خدا کی

ترے کاکل سے چھٹنے کا نہین دل
محبت ہو گئی ہے کس بلا کی

ہزارون دل کیے ہین تو نے پامال
تری وہ چال ہے ظالم بلا کی

ہم اوسکو چاہین وہ ہم سے خفا ہو
دلا یہ بھی تو قدرت ہے خدا کی

پلایا زہر فرقت او مسیحا — مریض عشق کی اچھی دوا کی
جفائی اوس نے جب ہمنے وفا کی — ارے ظالم یہی لایق تھا سزا کی
ہماری ہڈیان کین نے نوش — ضیافت کرچکے ہنتو ہما کی
سگے ہیرے ہو مین حیلہ گرتا تھا — یہ سرخی تھی کہاں رنگ حنا کی
رخ آئینہ پرنور خوبان — تجلی ہے یہ دیدار خدا کی
سرور عشق سے دل مین ہمارے — ہمیشہ غم کی سارنگی بجا کی
اذیت اور مصیبت مین ہون مدہوش — دل ضامن نے بس اونکو دعا کی

غزل طالب ملتانی

نہ روئین کسطرح مدت ہوئی اپنا وطن چھوٹا — قفس مین آ پھنسے ہین ہم اسیرو ہمسے چمن چھوٹا
ہو کیون یوسف جان شادمان بیت الحزن چھوٹا — رہائی قید ہستی سے ہوئی زندان تن چھوٹا
پس مردن یہ سمجھے تھی کہ اب دیوانہ پن چھوٹا — مگر اس دست وحشت سے نہ اک تار کفن چھوٹا
زر گل پر جوانان چمن کیا کیا اکڑتے تھے — خزان آئی ہوئی مفلس وہ سارا بانکپن چھوٹا
نہ جاؤ ناتوانی پر ہلیگا عرش اعظم بھی — میرا جسوقت تیر نالہ گردون شکن چھوٹا
سوے ہستی عدم سے بھی آیا دم مین عنقا کو — مرا جسدم عقاب فکر مضمون دہن چھوٹا
سر مجمع ہزارون صورت بسمل نظر آئی — تیر ابر نظر جسوقت اوناوک فگن چھوٹا
در شیرین پر اوسکی روح کو اب جبہ سائی ہے — لگا کر تیشہ کیا اس درد سے ہی کوہکن چھوٹا
نہ پوچھو قدر کیا تر کر وطن سے ہوتی ہے طالب — لیے پھرتی ہی ہاتھون ہاتھ جب گل سے چمن چھوٹا

غزل مضطر

ای جان غم دشمن ہین شوریدہ سری کیون ہے — ہمتو ابھی زندہ ہین یہ جامہ دری کیون ہے

جب مینے سیا دامن وحشت دکھا تھم جا — آتی ہون مین دیوانے یہ بخیہ گری کیون ہے
آنکھونکی دکھانیسے ظالم تجھے کیا حاصل — یون ہی تیرا شرمندہ ہون یہ جادوگری کیون ہے
تنہا نہین رہنے کا ہرگز مین لحد مین بھی — تصویر کسی بت کی سینہ پہ دہری کیون ہے
مضطر کو جو رونے ہو گیا اوس سے محبت تھی — اس سوگ کے مین صدقے آنکھونمین تری کیون ہے

غزل ذوق

وقت پیری شباب کی باتین — ایسی ہین جیسی خواب کی باتین
پہر مجھے لیچلا اودہر دیکھو — دل خانہ خراب کی باتین
واعظا چھوڑ ذکر نعمت خلد — کر شراب وکباب کی باتین
مہ جبین! یاد ہین کہ بہول گئین؟ — وہ شب ماہتاب کی باتین
تجھکو رسوا کرین گے خوب ای دل — تیری یہ اضطراب کی باتین
جاو ہوتا ہے اور بھی خفقان — سُنکے ناصح جناب کی باتین
جام مے لب سے تو لگا اپنے — چھوڑ شرم وحجاب کی باتین
سُنتے ہین اوسکو چھیڑ چھیڑ کے ہم — کس مزے سے عتاب کی باتین
دیکھ اے دل نہ چھیڑ قصہ زلف — کہ یہ ہین پیچ وتاب کی باتین
ذکر کیا جوش عیش مین اے ذوق — ہمسے ہون صبر وتاب کی باتین

غزل ضامن

اہی شمع رو ہے اپنا سینہ کباب تجھہ بن — اور بحر زندگی ہے مثل حباب تجھہ بن
آہ وفغان ہی حیرت بیٹھے ہین غم کی مارے — سب بند ہوگئے ہین فرحت کی باب تجھہ بن
دود چراغ گشتہ الفت مین آپ کی ہون — اور زندگی ہے اپنی مثل حباب تجھہ بن

شعلہ بنا دیا ہے اور آتش محبت
چون برق جا بجا ہون لب لباب تجھہ بن

آنکھون مین دم ہے ٹھیرا آئین مرے مسیحا
ورنہ نکل ہی جائیگا یہ دم شتاب تجھہ بن

فرقت نے اوس پری کی بیتاب کر دیا ہے
ہوتی نہین ہے بالکل اے یار تاب تجھہ بن

پہلو سے مرے دلبر جبسے کہ اوٹھ گیا ہے
آتا نہین ہے پیارے بستر پہ خواب تجھہ بن

حاصل ہوا نہ صاحب جز یاس اور حسرت
برباد کر دیا ہے اپنا شباب تجھہ بن

غزل منتخب حضرت ذوق

عبث تم اپنی رکاوٹ سے موہنہ بناتے ہو
وہ آئی لب پہ ہنسی دیکھو مسکراتے ہو

لگا کے سرمہ تم آنسو نہین بہاتے ہو
یہ ہمکو جلوہ شق القمر دکھاتے ہو

چھپا کے پان یہ کسکے لئے بناتے ہو
ہمارے قتل کا بیڑا کہین اوٹھاتے ہو

تم اپنے رخ پہ یہ کاجل کا تل بناتے ہو
کہ میرا اختر بخت سیہ دکھاتے ہو

اگر دباو کسی کا تمہارے دل پہ نہین
تو ہمکو دیکھکے تم کان کیون دباتے ہو

گلو! یہ کہہ گئی کیا کان تمہارے صبا
کہ لوٹے جاتے ہو پہولے نہین سماتے ہو

ملاپ جا نہین چھپی ہم کہ دیکھے تم بوسہ
کہو کہ آو زبان سے زبان ملاتے ہو

لگاون کسکے جو صندل تو کہتے ہو کہ مجھے
لگاوٹ اتنی بھلا کسلئے دکھلاتے ہو

یہ ایسا کونسا انداز گفتگو ہے ذوق
کہ جسپہ زور طبیعت تم آزماتے ہو

غزل حضرت داغ

نالے کرنے دل ناکام برے ہوتے ہین
کہ برے کام کے انجام برے ہوتے ہین

ذبح کیجے نہ مجھے مین تو یونہی مرتا ہون
آپ کیون لیکے یہ الزام برے ہوتے ہین

ہو تسلی تو گذارون شب ہجران ساری
طور میرے تو سر شام برے ہوتے ہین

چہیڑ معشوق سے کیجئے تو ذرا تہم تہم کر
روز کے نامہ و پیغام بُرے ہوتی ہین

مہربانی نکرو اور غضب آئے گا
اس بہلائی مین میرے کام بُرے ہوتی ہین

ہرقدم ہمکو رہ عشق مین اک منزل ہے
طور اپنے سر ہنگام بُرے ہوتے ہین

راہ پر حضرت زاہد کو لگا ہی لائے
سچ تو یہ ہے کہ مے آشنام بُری ہوتی ہین

درہم داغ ہوئن داغ کو کس طرح عزیز
چارہ گر مفت کیے کہیاد ام بُری ہوتی ہین

غزل وفا

تمہین درد جگر ٹہیری تمہین دل کی دوا ٹہیرے
تمہین ٹہیرو تو پہلو مین دل درد آشنا ٹہیرے

یہی ملنے سے نفرت ہے تو اس ضد کا ٹھکانا کیا
مین اونکے دلمین جا ٹہیرا وہ میرے دلمین آ ٹہیرے

بہری محفل مین اوس نے رات بہر دیکہا کن انکہیونسے
نہین معلوم ہم اوس شوخ کی نظرونمین کیا ٹہیرے

ستم ہی کہیل سمجھے وہ تماشا رقص بسمل کا
کسیکی جان جائے اور کسی کا مشغلہ ٹہیرے

تری زلفونپے کافر کیا گہر کعبہ دل مین
خدا کی شان ہے کافر خدا کی گہر مین آ ٹہیرے

اہی اچہے پہلے تھی ایک بوسہ پر بگڑ بیٹھے
منانا ہون تو کہتے ہین یہان میری بلا ٹہیرے

ادہین بخیر ونکی صحبت نے بنایا ایسا ہرجائی
کبہی اس دل آ ٹہیری کبہی اوس دلمین جا ٹہیرے

علاج سوز فرقت کچہہ نہین کرتے مگر کہتے ہین
مرض جب لا دوا ٹہیرا تو تم کس کی دوا ٹہیرے

خبر لو تیغ سے اونکی جو سر دینے سے ڈرتی ہین
ہمارا امتحان لیتے ہو کیا ہم تو وفا ٹہیرے

غزل بیتاب

پاس اپنے زہر چاہئے شمشیر چاہئے
ہجران مین کچہہ تو مرنیکی تدبیر چاہئے

کیون کر نہین جنون مین کسی شے کی احتیاج
گردن کو طوق پاؤن کو زنجیر چاہئے

مژگان کا تیری صید نہو کس طرح سے دل
اس تیر کے لئے یہی نخچیر چاہئے

شاید خدا سے کچہہ ہو پس مرگ قتل و قال
میرے کفن مین یار کی تصویر چاہئے

کی دخت رز سے بے ادبی اوسنے میکشو
کچھ محتسب کیواسطے تعذیر چاہیے

نازک وہ دست و بازوی دلدار اور یہان
ہر لحظہ دل کے واسطے ایک تیر چاہیے

بیصرفہ غل مچانیسے بیتاب فائدہ
عاشق کے آہ و نالہ مین تاثیر چاہیے

غزل مہر

عضب کا سامنا ہے آج ہمکو وہ نکھرتے ہین
دھڑی جمتی ہے مہندی لگتی ہے گیسو سنورتے ہین

اسیران قفس پر جب عنایت آپ کرتے ہین
کسی کو ذبح کرتی ہین کسیکے پر کترتے ہین

او نہین کیونکر یقین آئے مرے دلکے ٹھہرنیکا
ٹھہر جاتا ہے دل جب ہاتھ وہ سینہ پہ دھرتے ہین

بہنوین تانا کرو ہمتو یہان انسے مرکے اوٹھینگے
سپاہی ہین کوئی تلوار کی کھینچے ہی سے ڈرتے ہین

بتو اوہ تمکو چاہیے جسکا پتھر کا کلیجہ ہو
خدا ہی جانتا ہے دل پہ جو صدمے گذرتے ہین

تیرے سینے سے تو نسبت برابر کی ہے سینہ کو
دہان جوبن اوبہرتا ہے یہان چھالے اوبہرتے ہین

نہ ہارے ہین نہ ہارین اونسے جیتے گا کوئی کیونکر
وہ اک اک بات پر انکار کرتے ہین مکرتے ہین

انہین ہاتونسے بس اونکی مزاج اپنا بگڑتا ہے
جو آتا ہے یہی کہتا ہے بنتے ہین سنورتے ہین

کبھی ہے نالہ موزون کبھی ہے گفتگو اونسے
غزل ای مہر ہم کہتے ہین یا باتین کیا کرتے ہین

غزل اصغر

حسینونکا ہر ایک عالم مین شہرہ ہو ہی جاتا ہے
تمہین جو دیکھ لیتا ہے وہ شیدا ہو ہی جاتا ہے

نشے مین لے لیا بوسہ خفا کیون ہوتے ہو صاحب
چلو دل بیٹھ جانے دو کہ ایسا ہو ہی جاتا ہے

مرے کمبخت اس دلکی عبث یہ کیسی حالت ہے
کلیجا ملتے ملتے درد پیدا ہو ہی جاتا ہے

جو مرنیکی فکر ہر گھڑی حیران ہوتے ہین
جوانا مرگ مرنیکا اچنبھا ہو ہی جاتا ہے

کبھی ہے درد سر اونکو کبھی منہہ [illegible]
ہمارے گھر نہ آئینگا بہانہ ہو ہی جاتا ہے

بجا ہی ہے کہین تیرِ نظر سے آجتک اصغر
سُنا ہی رفتہ رفتہ دل نشانہ ہوہی جاتا ہے

غزل داغ

دوستی کا ہو زمانہ مین بھروسا کس پر
تو مجھے چھوڑ چلا او دلِ شیدا کس پر

امتحان نالۂ دلکا تو دکھاؤن لیکن
یہ تو سمجھو کہ فلک ٹوٹ پڑیگا کس پر

لیکے دل ہی نہ دیا بوسہ جو مانگا تو کہا
کوئی سنتا ہی ہے کرتے ہو تقاضہ کس پر

حور کے ناز و ادا کو تو فرشتے سمجھین
خلد مین کہائینگے ہم آپکا دھوکا کس پر

وہی قاتل وہی مخبر ہے وہی منصف بھی
اقربا میرے کرین خون کا دعوی کس پر

اوسکی تصویر جو یوسف کی مقابل رکھدون
دیکھئے گرتے ہین پھر اہل تماشہ کس پر

کوئی گل باغ مین اوس غیرتِ گل سا تو نہین
آنکھہ پڑتی ہے تری نرگس شہلا کس پر

جانب چرخ اشارہ سے بتایا اوس نے
جب کہا مینے میرا صبر پڑیگا کس پر

داغ جاتے تو ہین مقتل مین پر اول سب سے
دیکھئے وار کرے وہ ستم آرا کس پر

غزل مضطر

کوچۂ جانان مین جانا ہو گیا
مرنے جینے کا ٹھکانا ہو گیا

ہائے وہ دل جس کو پالا ناز سے
تیرِ مژگان کا نشانہ ہو گیا

اب شبِ ہجران ستاتی ہے مجھے
دل ہمارا قید خانہ ہو گیا

میری اونکی رسم الفت چھٹ گئی
مدتین گذرین زمانہ ہو گیا

مجکو جنگل مین اکیلا چھوڑ کر
قافلہ مضطر روانہ ہو گیا

غزل غالب

زمانہ تیرا مبتلا ہو رہا ہے
تجھے بھی خبر ہے کہ کیا ہو رہا ہے

یہ اچھی حیا ہے یہ اچھا ہے پردہ
کہ چرچا تیرا جا بجا ہو رہا ہے

زہے ہوشیاری کہ نادان بنکر
ہمی سے ہمارا گلا ہو رہا ہے

کسی کا شبِ وصل جھنجھلا کے کہنا
نہ چھیڑو میرا دل برا ہو رہا ہے

ذرا کھولکر آنکھہ دیکھو تو غالب
خدا کی خدائی مین کیا ہو رہا ہے

غزل

میکشی کا لطف تنہائی مین کیا کچھہ بھی نہین
یار پہلو مین نہو جب تک مزا کچھہ بھی نہین

تم رہو پہلو مین میرے مین تمہین دیکھا کرون
حسرتِ دل ای صنم اسکے سوا کچھہ بھی نہین

قسمتِ بد دیکھیئے پوچھا جو اوسنے حالِ دل
باندہکر ہاتہون کو مینے کہدیا کچھہ بھی نہین

آپ ہی تو چھیڑکر پوچھا ہمارا حالِ دل
ہوے پہر موہنہ پہیر کر ہمنے سنا کچھہ بھی نہین

کوچہ الفت مین انسان دیکھکر رکھے قدم
ابتدا اچھی ہے اسکی انتہا کچھہ بھی نہین

غزل

لب نازک پہ مستی کی دھڑی ہے
خضر کی ناؤ کوثر مین پڑی ہے

اودھر قسمت ادھر بگڑا میرا حال
تمہاری ہر طرح سے بن پڑی ہے

نہین ہے آنکھہ مین سرمے کی تحریر
عصا ٹیکے ہوئے پتلی کھڑی ہے

چھوا غیرون نے رخ رکھا گیا مین
خطا کس کی یہ کس کے سر پڑی ہے

عطا ہوتے ہین وہان غیرون کو خلعت
ہماری بے کفن میت پڑی ہے

تمہاری ہی بدولت حضرتِ دل
کسی سے آنکھہ دو دو دن لڑی ہے

نہ بوسہ رخ کا دو لب کا ہی دیدو
غنیمت پھول کی جا پنکھڑی ہے

نہ وہ آتے نہ موت آتی ہے نائب ۔ ہماری جان مشکل مین بڑی ہے

غزل قاضی

دونو جانب سے اشارے ہو چکے ۔ ہم تمہارے تم ہمارے ہو چکے

کھل گیا عقدہ شب معراج مین ۔ اوٹھ گیا پردہ نظارے ہو چکے

جان لیجئے دل بھی اور ایمان بھی ۔ ابتو ہم بندے تمہارے ہو چکے

آئے بھی تو کب عیادت کو وہ آئے ۔ گور کے جب ہم کنارے ہو چکے

کوئی نظرون مین سماتا ہے نہین ۔ جبسے تم آنکھون کے تارے ہو چکے

اے کمان ابروادہر بھی ایک نظر ۔ تیر کہا ترکش مین سارے ہو چکے

فکر دنیا کا نہ عقبے کا خطر ۔ ابتو ہم بروے تمہارے ہو چکے

اب رہا پردہ نہ قاضی عشق مین ۔ کو بکو بدنام سارے ہو چکے

غزل

علاج درد دل تمسے مسیحا ہو نہین سکتا ۔ تم اچھا کر نہین سکتے مین اچھا ہو نہین سکتا

ابہی مر جاؤنگا جینے کے طعنے پہر نہ تم دینا ۔ یہ طعنے وہ سنے جس سے کہ ایسا ہو نہین سکتا

تمہین چاہون تمہارے چاہنے والونکو بھی چاہون ۔ میرا دل پہیر دے مجھسے یہ جھگڑا ہو نہین سکتا

دم آخر میری بالین پہ مجمع ہے حسینونکا ۔ نہ آنا اے قضا اسوقت پردا ہو نہین سکتا

جو تم چاہو وہ ہو جائے یہ ہے اللہ کی قدرت ۔ جو مین چاہون تو فرماؤ کہ ایسا ہو نہین سکتا

غزل

میری آہ کا تم اثر دیکھ لینا ۔ وہ آئینگے تہامے جگر دیکھ لینا

تمہاری نظر کے ندیدے کہڑے ملیہا — جوانی کا صدقہ ادہر دیکہہ لینا
خطِ شوق دینے مین جلدی نکرنا — محل موقع اے نامہ بر دیکہہ لینا
کبہی ایسے بگڑے سنورتے بہی دیکہے — نہ آئینگے وہ راہ پر دیکہہ لینا
رہا گر یہی اون کا بننا سنورنا — بگڑ جائینگے گہر کے گہر دیکہہ لینا
وہ ذکرِ خیانت پہ ہنس کرکے بولے — نہ گہبراؤ وقتِ سحر دیکہہ لینا
بلا ہے جو عاشق پہ گذرے ستمگر — ہے لازم تجہے ایک نظر دیکہہ لینا
جلالو ستالو جو چاہو سو کہہ لو — قیامت مین اس کا ثمر دیکہہ لینا
رقیبون کی محفل مین جانا سنبہل کر — ہمارا ہتیلی پہ سر دیکہہ لینا

غزل امیر

کہہ رہی ہے حشر مین وہ آنکہہ شرمائی ہوئی — ہائے کیسی اس بہری محفل مین رسوائی ہوئی
ٹہوکرین کہلوائیگی یہ چال اٹہلائی ہوئی — کیا جوانی پہرتی ہے جوبن پہ اترائی ہوئی
آئینے مین ہر ادا کو دیکہکر کہتے ہین وہ — آج دیکہا چاہئے کس کس کی ہے آئی ہوئی
کہل گیا جوبن تو عصمت ہے حیائی یون کہا — ایک انگڑائی سے ہم دونونکی رسوائی ہوئی
مین تو رازِ دل چہپاؤن پر چہپا رہنے بھی دے — جانکی دشمن یہ ظالم آنکہہ للچائی ہوئی
آنکہہ اٹہے پردہ ہٹے یہ بھی ہو کوئی دیکہنا — آڑ مین گہونگہٹ کی آنکہہ اور وہ بہی شرمائی ہوئی
وصل کی شب واہ رے بیتابی شوقِ وصال — شرم پہنچی نگاہونسی تماشائی ہوئی
وصل مین خالی ہوئی اغیار سی محفل تو کیا — شرم بھی جائے تو مین جانون کہ تنہائی ہوئی
غمزہ و ناز و ادا سب مین حیا کا ہے لگاؤ — ہائے رے بچپن کہ شوخی بہی ہے شرمائی ہوئی
شعر گلدستہ مین مجہہ افسردہ دلکی کیا امیر — دامنِ گلچین مین کچہہ کلیان ہین مرجہائی ہوئی

غزل الشاکر

جا سکے نہ تھے جنکے چھپر کھٹ کی برابر — شب اوس نے سلایا ہمین کھرّی کی برابر
اوس ململی پوشاک پہ مسکی ہوئی چولی — ہے بگڑی ادا لاکھہ بناوٹ کے برابر
اس موسمِ برسات مین کیون گھر نہ ہین ہم — آنکھین بھی برستی ہین مہاوٹ کی برابر
وہ پردہ اوٹھا گھر سے جو باہر نکل آیا — غش کھا گئے گر اپٹ سی مین چوکھٹ کی برابر
کیا اوسکو اثر کرتی ہین ہاں انتشار کی دعائین — تعویذ لٹکتا ہے بڑا لٹ کے برابر

غزلیات مذاقیہ

بانگ سی تیری ہی بس ہمکو خطر ککڑون کون — کہین بول اوٹھنا نہ ای مرغ سحر ککڑون کون
نصف شب آبیٹھ دیوارِ رقیبِ بدخو — مرغ بن بولا مگر واہ رے ہنر ککڑون کون
گڑگڑانے لگی ڈھڈو کہ میان گھر جاؤ — مرغ نے دی صبح ہونیکی خبر ککڑون کون
اِس غزل پر جو پھیری بانگ کرے طعنے کی — مرغی والا ہے وہ اور اوسکا پدر ککڑون کون

غزل بزبان دیہات ہریانہ

تو نہ چال مہارے کھیت مان مج دیکھہ کے بہار سے — ایک کانی باجرا سے کہڑا اور جوار سے
کے ہونٹھ سین نرم کہ جون کاچی کاکڑی — عاسک نے ٹک چکھا دے تیر آبابی دار سے
جو تنہے ملنے سو دادا سارام جی کی سون — کھر مجا ڈھول کوٹ جسا مجے دار سے
کاجل تو نہ گہال بالون کو باہ کا پڑی بدل — اور چال یہ تجگے مان ترا انتجار سے
بر کہا بھی ہو رہی سی پہر دن سو نین کو دتا — جوشِ جنون سی آمد ہے فصلِ بہار سے
تڑکے سانج تک سی ادجدھا اسمان پپینا — یہ چھاپہ کہانہ یار ترے گل کا ہار سے

غزل کیفی

اگو کہولدون مین لنگوٹی تمہاری | تہر کہنے لگے بوٹی بوٹی تمہاری
چلے آو بلی نے کاٹا ہے رستہ | بس اب ہوگئی راہ کہوٹی تمہاری
بہر مبانہ کہل جاے ملک عدم کا | کمر تک لٹکتی ہے چوٹی تمہاری
اگر شب کو غیرو لیسے ہم بچ نہین تھی | تو پھر کسنے محرم کہسوٹی تمہاری
ابہی پائجامہ سے باہر نہ کلو | ابہی ہے صنم عمر چہوٹی تمہاری
رہے مال چرخے مین نہی تمہاری | کہ ہونا نگہ اور موٹی تمہاری
گذر جائیگی گال مین خوب کیفی | کہ اشعار ہین دال روٹی تمہاری

مخمس آتش

اگیا لاگی سندر بن جہر گیو

ہمارے سوز دروں سے ہے تن مین اگ لگی | یہ شعلہ آہ کا بہڑکا دہن مین اگ لگی
کہلا نہین ہے یہ لالہ چمن مین اگ لگی | میری تو جان وجگر اور تن مین آگ لگی
یہ رو رو کہتی تھی بلبل وطن مین اگ لگی
اگیا لاگی سندر بن جہر گیو

دھڑی مسی کی لبون پر جمائی شیرین نے | گلوری پان کی ہنس ہنس کے کہائی شیرین نے
جمالی تو یہ آفت مچائی شیرین نے | مگر یہ سیر عجائب دکہائی شیرین نے
پھر اُس طرف کو دل کوہکن مین اگ لگی
اگیا لاگی سندر بن جہر گیو

ہوا ہون تنگ بتو تکی مین بیوفائی سے | مریض ہجر ہون صحت ہو کیا دوائی سے
جدا ہے سوز جگر میرا سب خدائی سے | جلے ہے لاش میری آتش جدائی سے
مدد کو پہنچو صنم اب کفن مین آگ لگی

اگیا لاگی سندر رین جب گیو

لبون کو دیکھہ کی حیران جہان ہی بولو تو
تمہاری چُپ سے جہان بد گمان ہے بولو تو

دہوان یہ آگ سی شاید عیان ہے بولو تو
یہ مستی ہونٹون پہ ہے یا دہوان ہی بولو تو

یہ سُرخی پان کی ہے یا دہن مین آگ لگی
اگیا لاگی سندر بن جب گیو

عجیب ڈہنگ کی چلتی ہین چال ہوئی مین
گلون کو کرتے ہین وہ پائمال ہوئی مین

ہوا ہے دیکھہ کی مست ہر کلال ہوئی مین
پڑا انتشار زلفون مین اُنکی گلال ہوئی مین

تو لالہ بولا کہ مشک ختن مین آگ لگی
اگیا لاگی سندر بن جب گیو

اثر یہ عشق نے اتنا دکھا دیا بارے
کہ بے طلب مرے گھر خود بخود چلی آئے

مگر مین کیا کہون ہنس ہنس کی ٹالا اُس ہیجے
طلب جو بوسہ کیا مینے اُس ہبو کی سے

زبان تو شمع بنی اور دہن مین آگ لگی
اگیا لاگی سندر بن جب گیو

صنم پہ میرے ہوا خاتمہ نزاکت کا
نہین ہے گو ابھی سن شباب کو پہنچا

یہ راست راست ہے ای عالم اب کہو نہین کیا
شفق کو دیکھہ کی بولا وہ نوجوان میرا

عجب تماشہ ہے چرخ کہن مین آگ لگی
اگیا لاگی سندر بن جب گیو

اشعار متفرق

طرفہ وہ ہو گیا ہنچے ہین ہنچی ہی مین گچھا ریشم کا
پاؤن مین چھلے چھلو مین گھنگرو گھنگرو مین جھمکا جھم جھم کا

ناک مین نتھا اور نتھ مین موتی موتی مین گچھی یاقوت
سونے کی دوڑی دوڑ مین جیھری یہ ہین غضب زمانے کا

صاف وہ انت اور دانتونمین سسّی مسّی مین مکا نیلم کا
وقت نزع زبان بند ہوئی
کٹی کچلی گئی بہی جہنی ہیگی گتد ہی منہدی
بخشدو اوس بُت سفاک کو ای داورِ حشر
تانک جہانکسا غبار سے درات ہے
وصل کی شب مین نہ کچہہ پوچہئے بوسونکا شمار
ہائے وہ وصل مین تنگ آکے کسی کا کہنا
وصل مین ہائے ستم ہے یہ کسی کا کہنا
ڈبڈبائی آنکھہ آنسو تہم رہے
دیکھئے کبتک جواب خط سے آنکھین شاد ہون
نہین معلوم اِک مدت ہے قاصد حال کچھہ دانکا
ایک سے ایک حسینونمین ہے اچھا لیکن
جب کہا اونسے کہ مرتا ہون تو ہنسکر بولے
بوسہ جو آئینہ مین لیا اوسنے اپنا آپ
لپیٹا ہو چوٹی مین پہولون کا ہار
سب نے دسکو سرو باندہتی ہین اور تو تار باندہ
گھیرے لیتا ہی تیرے لہنگے کا اب گھیر مجہے
نخل قدِ جانان مین دو پستان نکل آئے

چہپی رنگ و رنگ مین شوخی شوخیین آنا ہر دلکا
کہنے پائے نہ مدعا افسوس
جب اتنی و کہہ سہے تب اونکے قدمونسے لگی مہندی
خون ہی مجہہ مین نہ تہا خون کا دعوی کیسا
اب یہ کچھہ چوری چہپے کی بات ہے
دہیان رہتا ہے کسے آمدِ بالائی کا
ہمکو روے اگر اب ہاتہہ لگائے کوئی
چہوڑ دو مجکو کہ نہین میری طبیعت اچھی
کاسۂ نرگس مین جون شبنم رہے
راستہ دیکھا نہین قاصد بہٹکتا جائیگا
مراج اچھا تو ہی یادش بخیر اوس آفتِ جانکا
ہہتے چڑھ جای جو اپنے وہی دہن اچھا ہے
مُنہ تو دیکھو یہ بڑی آئے ہین مرنے والے
اللہ رے نازکی لبِ گلفام چہل گیا
نزاکت سے دُہری کمر ہو گئی
بوسہ کی گر ہوس ہے تو گِرد اوسکے پار باندہ
دونون باتونمین نظر آتا ہے اندہیر مجہے
اب سرو کو دعوی نرہا ہے ثمری کا

ناٹک کی چیزین (گائن)

ایسے تجہسے اپرے غیرے جینے لاکہون دیکھے بہالے

گھر مین پانی بھرنے والے - جھاڑو دیکے مرنی والی - حقہ تازہ کرنے والے - جوتہ آگے دھرنی والے

ایسے تجھسے ایرے غیرے مینے لاکھون دیکھے بھالے

ہمسے اپنا مطلب جتلا سیکو آتے ہین جو آئی ہین - میری گھر سی گھڑ کی جھڑکی پاتی ہین وہ پانی ہین
جاؤ جاؤ یہانسے جاؤ - ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھاؤ - روٹی ٹکڑا مانگو کھاؤ

ایسے تجھسے ایرے غیرے مینے لاکھون دیکھے بھالے

ہمسے میان بی بی کی جوڑی سگری نگری پہنچانی ہے - تمسے اُلّو چلّو کو کوئی کیا جانے کیا جانے ہے
توبہ توبہ یا الٰہی کیسی یہ گمراہی ہے توبہ - واہ رے طوطے چشمی کیا ہے توبہ

ایسے تجھسے ایرے غیرے مینے لاکھون دیکھے بھالے

داری تیرے ہم - تجھے جانتے ہین ہم - ہم ہین ثانی رستم - تو ہے مچھر سے بھی کم
ارے جا رے جا رے او رذالے - تین ٹکے کی لکڑی والے -

ایسے تجھسے ایرے غیرے مینے لاکھون دیکھے بھالے

گائن دلفروش

دل نادان کو ہم سمجھائے جائینگے

ہجر مین جنکے جان چلی ہے نہ وہ اہل ستم بلوائے جائینگے

دل نادان کو ہم سمجھائے جائینگے

سخت پتھر سے زیادہ ہے تیرا دل قاتل
اُف رے بیدرد ستم پیشہ و جاہل قاتل
وہین نہ خم پکارا گیا قاتل قاتل

ہوئی آسان نہ جان بازی کی مشکل قاتل
نہ کیا ذبح گیا چھوڑ کے بسمل قاتل
کسی خم جگر کے یہ جبر کے دکھائے جائینگے

دل نادان کو ہم سمجھائے جائینگے

دیگر

کس قاتل نے تمکو مارا کس خنجر سے دل ہے پارا | کس قاتل نے تمکو مارا کس خنجر سے دل ہے پارا

تم چاہت کسکی کرتے ہو کس جان جہاں پہ مرتے ہو۔ ظاہر کیجئے مارا + کس قاتل نے کس جا دیکھا بہالا ہی اور کیسا خوبی والا ہے۔ جسنے جادو ڈالا ہی سورج ہے یا مہ پارا ہی کس قاتل نے یا نورانی تارا ہی۔ بتلاؤ گر پیارا ہے کس قاتل نے تمکو مارا کس خنجر سے دل ہے پارا

گائن علی بابا

پیتا ہوں شراب اب۔ ملی دولت ہی مجکو

کبھی برانڈی کبھی ہی شامپین۔ کہاتا ہوں فتے کباب اب۔ ملی دولت ہے مجکو
کبھی ہی پوٹ وائن کبھی ہی رم۔ بسکٹ ہین نایاب اب۔ ملی دولت ہے مجکو
کبھی ہی گانجہ کبھی چرس ہے۔ تمبا کو لاجواب اب۔ ملی دولت ہے مجکو
کبھی ہی افیون کبھی مدک ہے۔ چنڈ دیئوں بیحساب اب۔ ملی دولت ہے مجکو
کبھی تاڑی ہی کبھی معجون ہے۔ بہنگ بجاے آب اب۔ ملی دولت ہے مجکو

ترانہ ناٹک

توسی چہل بل ہے پیاری توری کل بل ہے نیاری
تیری زلفین ہین کالی تری گالونپہ لالی
جاؤ جاؤ نادان ہو ہے نہ بناؤں جان
اجی چہوڑ دجی ہاتھ نہیں ہوگی یہ بات

کرو گہاتین نہ موسے سنو ریا جان
تیری نینان کی لاگی کٹریا جان
نینوں سے نینان ملاؤ سوری جان
کرو اوروں سے گہات اجی واہ واہ واہ

پیسہ کی بہار

عالم مین ہے خوبی ساری پیسے کی | جہان دیکھو وہان مارا ماری پیسے کی

بابا مائی بیٹا جورو پیاری پیسے کی	ذلت خواری عزت داری پیسے کی
پیسے لانا جیسے پانا دکھ اوٹھانا سکھ اوٹھانا	سرکھپا ناحق سے جانا جب ہو آنا پیسہ کا
عالم مین ہے خوبی ساری پیسے کی	جہان دیکھو وہان مارا ماری پیسے کی

کیسی خواری دلا چاری خدمتگاری تابعداری سو مکاری سے کمانا پیسے کا۔ جہان دیکھو
اونی اعلی بنیا لالہ گورا کالا بچہ بالا دیکھا بہالا سب کوئی والہ و دیوانہ پیسے کا۔ جہان دیکھو
چھوٹا موٹا سچا گھوٹا شالو گوشہ تہالی لوٹہ کونڈی سونٹا پیپا کہانا پیسے کا۔ جہان دیکھو

ترانہ ناٹک

آہ مجھے درد جگر نے ستایا۔ میرا پیارا نہین دل آرا نہین کوئی چارا نہین ہے خدایا
فغان مین آہ مین فریاد مین شیون مین نالہ مین۔ سناؤن درد دل طاقت اگر ہوتی والے مین
کبہاب سیخ ہین ہم کروٹین ہر سو بدلتے ہین۔ جو جل اوٹھتا ہے یہ پہلو تو وہ پہلو بدلتے ہین
اہل بیداد ملا دلکو اوستاد ملا پورا صیاد ملا سخت جلاد ملا

سانس دیکھے تن بسمل مین جو آتے جاتے	اور جز کا دیا جلاد نے جانے جاتے

ہائے ظالم کو رحم نہ آیا

ٹھمری

کرلے سنگھار چتر البیلی ساجن کے گھر جانا ہوگا

مائی اوڑہنا ماٹی بچھونا	ماٹی کا سرہانہ ہوگا

کرلے سنگھار چتر البیلی ساجن کی گھر جانا ہوگا

جہان تیرا مہکا وہین سسرال ہے	وہین جنم گذارہ ہوگا

کرلے سنگھار چتر البیلی ساجن کے گھر جانا ہوگا

٣

داورا

میرا جوبن بیتا جائے مندیلا بیگی آئیو رے

پیتم کو پتیاں لکھوں تا پر لکھوں سلام   جا دن سے سیاں دس سے موہے نیند حرام رے
میرا جوبن بیتا جائے مندیلا بیگی آئیو رے

گھوڑا ہمارا الم چلے دن تھوڑا گھر دور   محلوں چھوڑی کامنی جوبن میں بھرپور رے
میرا جوبن بیتا جائے مندیلا بیگی آئیو رے

جن نین سے دیکھتی رے کہاں گئے وہ نین   تل تل بیت برہا کے اب لاگی دکھ دین رے
میرا جوبن بیتا جائے مندیلا بیگی آئیو رے

نینوں کی کر کوٹھری پلکو دیوں بچھائے   پلکونکی چک ڈالکے ساجن کو لوں بلائے رے
میرا جوبن بیتا جائے مندیلا بیگی آئیو رے

ندی کنارے دھواں اٹھے اور میں جانوں کچھ ہوئے   جاکے کارن جوگن ہوئی کہیں وہی جلتا ہو کوئے
میرا جوبن بیتا جائے مندیلا بیگی آئیو رے

ٹھمری

آئیو آئیو نگریا ہماری رے

اہل وفا کو بھول گئے تم کس خیال میں   کیا تم بھی پھنس گئے کسی گیسو جال میں
بیتی جائے عمریا ہماری رے

آج مجنوں کو جو صحرا میں کہیں دیکھا تھا   دشت غربت میں وہ رو رو کے یہی کہتا تھا
کیوں لینی خبریا ہماری رے

شمع نے آگ رکھی سر پہ قسم کھانے کو   بخدا میں نے جلایا نہیں پروانیکو
بالی بھولی عمریا ہماری رے

بتون کی یاد مین کلمہ کلام بھول گئے
نماز یاد رہی اور سلام بھول گئے

سونی پڑی ہے سیجریا ہماری رے

ملون تو کیسے ملون دو جہونکی بس مین ہون
الٰہی تو نام خدا ہو دسوین برس مین ہون

دو جے چہوٹی عمریا ہماری رے

آتی نہین ہے نیند بدلتا ہون کروٹین
جب سے دیکھی صورتیان تمہاری رے

بیتی جائے عمریا ہماری رے

ترانہ

جان کتنے کو بیچو گی بالا جوبن
لے لے اشرفی دکہادے جوبن

جان کتنے کو بیچو گی بالا جوبن

نالش کروگے کرنے نہ دون گی
تہانہ کچہری مین میرا حکم

جان کتنے کو بیچو گی بالا جوبن

یاری کروگے کرنے نہ دون گی
غیرون کے ملنے سے کھائے قسم

جان کتنے کو بیچو گی بالا جوبن

لے کے جوبن مول کروگے
اکیس روپیہ ساڑہی سولہ کا جوبن

جان کتنے کو بیچو گی بالا جوبن

حُسن نے ہمپر ایسا باندھا
اوڑہے دوپٹہ چمکے جوبن

جان کتنے کو بیچو گی بالا جوبن

گوری اُتری تخت سے پوجا کرن کو
لے لے اشرفی دکھادے حُسن

جان کتنے کو بیچو گی بالا جوبن

الٰہی تو نے حسینون کو کیون کیا پیدا
کچہہ انکی ذات سے دنیا کا انتظام نہین

جان کتنے کو بیچو گی بالا جوبن

[illegible]

وہ یار میرا الکھ جگائی ... الکاری ٹھمری

اپنے سیان کی جوگن بھئی رے
اپنے سان کی جوگن بھئی رے

جوگن بھئے بیراگن بھئی رے
کان بیچ مندرے گلے بیچ سیلی
چھوڑکے گھر مین درور پھرتی
بچھا دیتی لیتا نا ہین

اپنے سلونریا کی جوگن بھئی رے
گھر گھر الکھ جگالی بھئی رے
اپنے پیارے کی جوگن بھئی رے
ہین صورت پہ متوالی بھئی رے

ہین اپنے صابر کی جوگن بھئی رے

چورن کی بہار

مین ہون دلّی سے آیا - عمدہ عمدہ چورن لایا - جس نے میرا چورن کھایا - اُسنے دل سے دُکھ مٹایا - چورن کھاتی ہین بنگالی جن کی دھوتی ڈھیلی ڈھالی - بھات اُڑائین بھر بھر تھالی - چورن ڈکیل جو کھائین سب کی قسمین خوب بچائین - باقی شکرانہ بتلائین پوری ڈگری جٹ کر جائین - چورن کھائین اڈیٹر ذات لکھین دنیا کے حالات انکو فکر یہی دن رات - ناٹک والے چورن کھائین عمدہ نقل بنا کر لائین - بد کا بد انجام دکھائین - کُل کو نیک بنائین - گاہک لوگو آؤ آؤ - میرا چورن لیکر کھاؤ سستا بیچا مت گھبراؤ پیسہ دیدے کر لے جاؤ -

ملار

جھولا کن ڈالو تال کنارے
رم جھم رم جھم مینہا برسے جُھک جُھک بادر کارے

جھولا کن ڈالو تال کنارے
جھولا کن ڈالو تال کنارے

رادہے جھولین کرشن جھُلاوین ہو رہی جے کارے - جھولا کن ڈالو -
گاوین مداگ سری رادہی رانی اور من موہن پیارے - جھولا کن ڈالو -
بنسی بول مدھر سمجھاوے تال مردنگ نیارے - جھولا کن ڈالو -
دادر اور پپیہا بولے بن مین مور جھنگارے - جھولا کن ڈالو -
کویل پیت کی ریت سے آکے توئی توئی شیام پکارے - جھولا کن ڈالو -
رادہے رانی سری نند لالہ جیسے چاند اور تارے - جھولا کن ڈالو -
جھولا جھولین سکھیان ساری اور برج راج پیارے - جھولا کن ڈالو -
مور مکٹ پیتمبر سوہے کھتے نیارے نیارے - جھولا کن ڈالو -
تیرے روپ انوپ کے پیارے ہین سب مین جھلکارے - جھولا کن ڈالو -
کنور پہ کرپا کیجئے سوامی ہم ہین داس تمہارے - جھولا کن ڈالو تال کنارے

ٹھمری دیس

پیا چھائے رہے او ہو بن مین - کیون نہ آگ لگے میرے بن تن مین - پیا چھائے رہے
انترا - پیار اچھار اچھپا نکت ہین - کیسے پھرون انگن مین - پیا چھائے رہے
انترا - مشتری پیا سی لیش چلت ہی ہوک اُٹھت مورے تن مین پیا چھا رہے

ہولی

کیسا ہے کارخانہ سنا ہولی کا ترانہ

انترا - جشن طرب ہے موسم گل ہین ہر سو بجے شادیانہ - ہم محروم غیر ہو لی کھیلین یہ ہے رنگ زمانہ - سنا ہولی کا ترانہ -
انترا - فرش زمرد صحن چمن ہے چرخ بنا شامیانہ - سج گئی محفل ساقی کردم ہے

دو رہین ہے پیمانہ ۔ سنا ہولی کا ترانہ
انترا ۔ آیا ہون مین مہمان بنکے ساقی تو ہے جو صاحب خانہ ۔ ہولی کی فصل ہے
دل لوگنے سے بیجا ہے اب تو بہانہ ۔ سنا ہولی کا ترانہ

منڈھا

سیّان نے بلایا ایرے بابل ہم چھانڈ چلین تیر و دیس ۔ بابل ہم چھانڈ چلین
تیر و دیس ماتا کو ہمری تم سمجھاؤ ۔ روؤت ہین کاہے وہ کھولے کیس ۔ بابل ہم چھانڈ چلین
تیر و دیس ۔ سیّان نے بلایا ایرے بابل ہم چھانڈ چلین تیر و دیس
ایک گھڑی مین رُک نہ سکون گی ۔ اپنی کا سن کے سندیس ۔ بابل ہم چھانڈ چلین
تیر و دیس ۔ سیّان نے بلایا ایرے بابل ۔ سنگ کی سہیلی تو ہین سب گھر مین ہم ہین چلین
پردیس ۔ بابل ہم چھانڈ چلین تیر و دیس ۔ سیّان نے بلایا ایرے بابل ۔ گن اوگن کھون
پوچھین نہ سیّان یہی لگا ہے مورے جیا کو اندیس ۔ بابل ہم چھانڈ چلین تیر و دیس
سیان نے بلایا ایرے بابل ۔ نصیر پیا کے مین مل مل جاؤن کوئی نہین مورے
مین مین کلیس بابل ہم چھانڈ چلین تیر و دیس ۔ سیّان نے بلایا ایرے بابل

کھروا

میرا دل تو دیوانہ تیرے لئے
ٹل پال مین موتی پروتی
سونیکا گڑوا گنگا جل پانی
سونیکی تھلیا مین بھوجن پروسے
چن چن کلیان سیج بچھائین

میرا دل تو دیوانہ تیرے لئے
میرا بالا ساجنا تیرے لئے
میرا گڑوے کا پینا تیرے لئے
میرا بھوجن کا کھانا تیرے لئے
میرا سیجون پہ سونا تیرے لئے

ٹھمری جھنجوٹی

اس بستی مین جو آتے ہین

اس بستی مین جو آتے ہین

دلا ملک عدم جو جاتے ہین + نہین لوٹ کے گھر پھر آتے ہین + ہم سخت یہی پچھتاتے ہین

لئے بوجھہ گناہون کے جاتے ہین
کیا کچھہ بہی توشہ نہ زادِ سفر
جب کرتے ہین کرنے پہ اپنے نظر
جتنا کہ جہان مین غور کیا
سب خویش و اقارب باپ چچا
دلا ملک عدم جو جاتے ہین
جس کام کو آے تھے وہ نہ کئے
اس دیر مین آکر ایسے پھنسے
مجھے لیل و نہار ہے فکر یہی +
میری لہو لعب مین عمر گئی

دلا ملک عدم جو جاتے ہین
ہوئی عمر گناہون مین ساری بسر
تو خوف سے ہم تھراتے ہین
دلا نہین دیکھی کسی مین بوئے وفا
نہین کام کسیکے آتے ہین
نہین لوٹ کے گھر پہر آتے ہین
کئے وعدے تھے جو کچھہ بہول گئے
نہین سر بھی اوٹھانے پاتے ہین
دلا کیا کام جہان مین نہ نیک کولی
اب کہتے ہوئے شرماتے ہین

دلا ملکِ عدم جب جاتے ہین
نہین لوٹ کے گھر پہر آتے ہین

ٹھمری

تری گول گول چھتیان پیاری لگین
تری گوری گوری گال تر گہونگر والی بال
تو تو جا پان لال تری منہ پہ پڑا رومال

تری گول گول چھتیان پیاری لگین
تری بڑی بڑی انکھیان پیاری لگین
تری دانتون کی مسی کٹاری لگین

غزلیات قوالی

غزل رونق دہلوی

مست الست مجکو ساقی بنا رہا ہے
کیف شراب الفت آنکھون مین آرہا ہے

آنکھین ملا ملا کر بیخود بنا رہا ہے
وہ مست ناز مجکو پیالہ پلا رہا ہے

جوش بہار ہے پہر کالی گھٹا کی صدقے
ذوق شراب مستی پہر گدگدا رہا ہے

چھن چھن کے نور اُسکا پہیلا ہی سب جہا مین
پردہ مین بیٹھ کر وہ جلوہ دکھا رہا ہے

ضبط درون نے جیسے بھڑکا دیے ہین شعلے
گھٹ گھٹ کی غم سے نالہ دلکو جلا رہا ہی

ہر رنگ مین نہان ہی ہر شکل مین عیان ہے
آنکھون مین بس رہا ہے دل مین سما رہا ہی

وہ زار و ناتوان ہے بیمار غم لے آئے
ہر سانس چٹکیون مین تن کو اُڑا رہا ہے

الجھن مین پڑ گیا ہے دل چاک چاک ہو کر
شانہ سے آج کوئی زلفین بنا رہا ہے

کسنے دکھا دیا ہے یارب جمال اپنا
کیون آج شکل موسیٰ غش مجکو آرہا ہے

مرقد مین سو رہے ہین ہاری تھکے ہوئے ہم
کیون آج شور محشر ہمکو جگا رہا ہے

دیدے کے رنج رونق اس عشق نے مٹایا
آغاز کیا رہا تھا انجام کیا رہا ہے

غزل حضرت خلیل الرحمن خلیل

اللہ کی پیارے سجن گاہے نظر بر من فگن
وہ ... ہیون تمہری عزان گاہی نظر بر من فگن

تو دین اور ایمان مرا یا مصطفےٰ خیر الوری
ہر نام کا تیرے بھجن گاہی نظر بر من فگن

آدم سی تا حور و پری بلہار رہین تمپر نبی
کہتی ہاں جنگل کے ہرن گاہی نظر بر من فگن

پیارے پیا پیان پرون کر جوڑ کر منتی کرون
انپر اٹھا انکھ سو سجن گاہی نظر بر من فگن

تیری انوکھی ہی پھبن اور ہی نرالا بانکپن
چندن بدن سورج برن گاہی نظر بر من فگن

سب چھٹ گئی سیر چمن سب کر چکا ہون میں جتن
جینا ہی تیری بن کٹھن گاہی نظر بر من فگن

مین دلسی تیرا ہو چکا تیرے دوارے آ پڑا
اور آ لیا تیرا سرن گاہی نظر بر من فگن

تم بن ہمارا کون تھا دوزخ سی جو لیتا بچا
تمنے یہ پالا ہی برن گاہی نظر بر من فگن

ملک عدم کو جب چلا اپنا پرایا چھٹ گیا
کس کام کی بھائی بہن گاہی نظر بر من فگن

مین کر چکا سو جتن ملنے کی تیرے ای سجن
تیری جدائی ہی کٹھن گاہے نظر بر من فگن

اچھا ہو کوئی برا ایمان و دین تو ہی میرا
اور ہی یہی میرا لچن گاہی نظر بر من فگن

قربان تری انداز کی صدقہ ہون تیری ناز کی
جامہ شفاعت کا پہن گاہی نظر بر من فگن

تیرا جلیل خستہ تن کہتا ہی ای شاہ زمن
بنگر بحالِ زارِ من گاہی نظر بر من فگن

غزل ضامن

ہمکو جانا تمکو جانا پردہ اندر تمہین تو ہو
ظاہر باطن تمہین تو ہو اور اول آخر تمہین تو ہو

فتوی دیکر کفر کا تمنے قتل کیا ہی عاشق کو
لفظ انا الحق بول کی بیخود دار کی اوپر تمہین تو ہو

احد سے احمد پیارا بنکے امت کا سالا ہوا
صلِ علےٰ محبوبِ خدا یا شافع محشر تمہین تو ہو

نحن اقرب کہکر پیارے پردہ مین تم خوب چھپے
اب تو ہم پہچان گئی ہین جانی دلبر تمہین تو ہو

عاشق شیدا جلوہ کا اپنی کلیم موسی تکلیما
رب ارنی کہہ کہہ حالان طور کی اوپر تمہین تو ہو

اول عاشق آپ ہوی ہو لولاک نبی بر ذات خدا
آخر کیا کیا رنگ دکھا کر ساقی کوثر تمہین تو ہو

جب سے عاشق تم پہ ہوا ہی ضامن مسکین حضرتِ عشق
میری قبلہ میرے کعبہ میری منظر تمہین تو ہو